ظہر کی نماز پڑھتے ہوئے عصر کا وقت داخل ہو گیا، تو نماز کا حکم

ریفرنس نمبر:Aqs2232

تاریخ:30-03-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ابھی کچھ دن پہلے ظہر کا وقت 5 بج کر 2 منٹ پر ختم ہونا تھا۔ کسی وجہ سے مجھے نماز کے لیے تاخیر ہو گئی، تو آخری وقت میں پڑھتے ہوئے میں نے پورے 5 بجے ظہر کے فرض شروع کیے اور اسی دوران ظہر کا وقت ختم ہو گیا کہ جب میں نے سلام پھیرا، تو 5 بج کر 4 منٹ ہو چکے تھے۔ رہنمائی فرمادیں کہ میری یہ نماز ہو گئی یا دوبارہ پڑھنی ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کی وہ ظہر کی نماز درست ادا ہو گئی ہے، دوبارہ پڑھنے کی حاجت نہیں۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ فجر، جمعہ اور عیدین کی نمازوں کے لیے وقت شرطِ بقاء کی حیثیت رکھتا ہے، یعنی ان نمازوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ یہ اپنے وقت کے اندر ہی مکمل ہوں، اگر ان نمازوں کے ختم ہونے سے پہلے ان کا وقت ختم ہو گیا، تو یہ درست نہیں ہوں گی، بلکہ فاسد ہو جائیں گی اور ان (یعنی فجر، جمعہ اور عیدین) کے علاوہ نمازوں کے لیے وقت صِرف شرطِ انعقاد کی حیثیت رکھتا ہے، یعنی ان (یعنی فجر، جمعہ و عیدین کے علاوہ) نمازوں کے لیے ان کا وقت صِرف شروع ہونا شرط ہے، نماز کے آخر تک باقی رہنا ضروری نہیں، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں آپ نے ظہر کے وقت میں ہی شروع کی تھی، اگرچہ ختم ہوتے وقت ظہر کا وقت نکل چکا تھا، تو آپ کی وہ نماز درست ادا ہو گئی اور دوبارہ پڑھنے کی حاجت نہیں ہے۔

مجمع الانہر میں ہے: ”لو شرع في الوقتية عند الضيق ثم خرج الوقت في خلالها لم تفسد“

ترجمہ: اگر تنگ (یعنی آخری) وقت میں وقتی نماز شروع کی اور اسی دوران اس نماز کا وقت نکل گیا، تو وہ نماز فاسد نہیں ہو گی۔ (مجمع الانھر، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 164، مطبوعہ بیروت)

در مختار میں ہے: "الأداء فعل الواجب في وقته وبالتحريمة فقط بالوقت يكون أداء عندنا"

ترجمہ: وقت کے اندر واجب کو بجالانا اداء کہلاتا ہے اور ہمارے نزدیک وقت کے اندر صرف تحریمہ کا ہونا ہی ادا ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب قضاء الفوائت، جلد2، صفحہ628، مطبوعہ کوئٹہ)

در مختار میں نماز کی شرطوں سے متعلق ہے: "شروط الصلاة هي ثلاثة أنواع: شرط انعقاد: كنية، وتحريمة، ووقت، وخطبة وشروط دوام: كطهارة وستر عورة، واستقبال قبلة. وشرط بقاء: فلا يشترط فيه تقدم ولا مقارنة بابتداء الصلاة وهو القراءة" ترجمہ: نماز کی شرطیں تین طرح کی ہیں: (1) شرطِ انعقاد۔ جیسا کہ نیت، تحریمہ، وقت اور خطبہ (2) شرطِ دوام۔ جیسا کہ طہارت، ستر عورت، قبلہ کی طرف منہ ہونا۔ (3) شرطِ بقاء کہ جس میں نہ پہلے پایا جانا ضروری ہے، نہ ہی نماز کی ابتداء کے ساتھ ملا ہوا ہونا ضروری ہے اور وہ قراءت ہے۔

اس کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "لا يخفى أن هذه الأقسام متداخلة وبينها عموم وخصوص مطلق، فتجتمع في الطهارة والستر والاستقبال فإنها من حيث اشتراط وجودها في ابتداء الصلاة شرط انعقاد، ومن حيث اشتراط دوامها أيضا شرط دوام، ومن حيث اشتراط وجودها في حالة البقاء شرط بقاء، وتجتمع أيضا في الوقت بالنسبة إلى صلاة الصبح والجمعة والعيدين فإنه يشترط في ابتدائها وانتهائها وحالة البقاء، حتى لو خرج قبل تمامها بطلت. وينفرد شرط الانعقاد عن شرط الدوام وعن شرط البقاء في الوقت بالنسبة إلى بقية الصلوات فإنه شرط انعقاد فقط إذ لا يشترط دوامه ولا وجوده حالة البقاء" ترجمہ: یہ بات مخفی نہیں کہ یہ تمام اقسام ایک دوسرے میں متداخل ہیں اور ان کے درمیان نسبت عموم و خصوص مطلق کی ہے، تو طہارت، ستر عورت، قبلہ کی طرف منہ کرنا، نماز کے شروع میں ان کے پائے جانے کی وجہ سے یہ شرطِ انعقاد کہلاتی ہیں اور ان کا باقی رہنا بھی شرط ہے، تو اس اعتبار سے شرطِ دوام بھی ہیں اور بقاء کی حالت میں ان کے پائے جانے کی وجہ سے شرطِ بقاء ہیں۔ اور یہ ساری وقت والی شرط میں بھی جمع ہوتی ہیں، فجر، جمعہ اور عیدین کی طرف نسبت کرتے ہوئے، کیونکہ ان کی ابتداء، انتہاء اور ان کے باقی رہنے کے لیے وقت کا ہونا شرط ہے، یہاں تک کہ **اگر ان نمازوں کے مکمل ہونے سے پہلے ان کا وقت**

نکل گیا، تو یہ باطل ہو جائیں گی اور شرطِ انعقاد، شرطِ دوام اور شرطِ بقاء سے باقی نمازوں کے اعتبار سے وقت والی شرط میں جدا ہوتی ہے، کیونکہ باقی نمازوں میں صرف انعقاد کے لیے شرط ہے، دوام یا باقی رہنے کی حالت میں شرط نہیں ہے۔ **(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلوٰۃ، جلد2، صفحہ89، مطبوعہ کوئٹہ)**

نماز کو توڑنے والی چیزوں کا شمار کرتے ہوئے علامہ حسن بن عمار شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”وطلوع الشمس في الفجر وزوالها في العيدين ودخول وقت العصر في الجمعة“ ترجمہ: فجر میں سورج کا طلوع ہونا، عیدین میں زوال کے وقت کا داخل (یعنی نصف النہار شرعی) ہو جانا اور جمعہ کی نماز میں عصر کے وقت کا داخل ہونا (ان نمازوں کو توڑ دیتا ہے۔)

(نور الایضاح مع حاشیۃ الطحطاوی، جلد1، صفحہ444، مطبوعہ مکتبہ غوثیہ، کراچی)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: ”وقت میں اگر تحریمہ باندھ لیا، تو نماز قضا نہ ہوئی، بلکہ ادا ہے، مگر نمازِ فجر و جمعہ و عیدین کہ ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا، نماز جاتی رہی۔“ **(بہارِ شریعت، حصہ4، جلد1، صفحہ701، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

26 شعبان المعظم 1443ھ/30 مارچ 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے

DARUL IFTA AHLESUNNAT